تصدیق
جلد ۰۱ شمارہ ۰۵، ۲۰۲۳

Article

ANNEMARIE SCHIMMEL AND MUSLIM WOMEN'S ROLE IN SUFISM

این میری شمل اور تصوف میں مسلمان خواتین کا کردار

Dr. Rabia Sarfraz[1],Sumaira Akbar*[2],Dr. Abdul Aziz Malik[3]
[1] Associate Professor, Department of Urdu, Government College University Faisalabad
[2] Assistant Professor, Department of Urdu, Government College Women University Faisalabad
[3]Assistant Professor, Department of Urdu, Government College Women University Faisalabad
*Correspondence: sumairaakbar2000@gmail.com

[1] ڈاکٹر رابعہ سرفراز، سمیرا اکبر[2]، ڈاکٹر عبدالعزیز ملک[3]

[1] ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد، [2]اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

[3]اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

ABSTRACT:
Annemarie Schimmel belonged to a cultured family in Germany. Her writings about Islam, Sufism, Iqbal, and Muslim women have great importance in the world of literature. Her book My Soul is a Woman describes the different aspects of Sufism in Islam and the role of Muslim Women in Sufism. Many writers have tried to describe the role of women in Islamic society and raised their voices for the rights of Muslim women but they do not know the real spirit of Islam. This article is about intelligent and honorable women who contributed a lot to Muslim society through their knowledge and especially through Sufism. Annemarie Schimmel raised different questions about Sufism and general concepts of Sufis regarding women, especially Muslim Sufi Women. She presented her answer through arguments and her concepts are very clear in this regard.

KEYWORDS: Sufism, Sufi Women, Islam, My Soul is a Woman, Sufism, Annmarie Schimmel, German, Mystics, Mysticism

eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210
DOI: https://doi.org/10.56276/tasdiq.v5i01.142
Received:03-05-2023
Accepted:07-07-2023
Online:10-07-2023

Copyright: © 2023 by the authors. This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license
https://tasdeeq.riphahfsd.edu.pk

این میری شمل ۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء کو جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ برلن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں انھوں نے اپنے استاد کے مشورے پر شمس تبریزی کے دیوان کا مطالعہ کیا۔ نومبر ۱۹۴۱ء میں انھوں نے انیس سال کی عمر میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ وہ ۱۹۵۴ء میں انقرہ یونیورسٹی میں مذہب کی تاریخ کی پروفیسر مقرر ہوئیں۔ انھوں نے انقرہ میں پانچ برس ترک زبان کی تدریس اور ترک معاشرے کی ثقافت اور صوفیانہ روایت کو سمجھنے میں گزارے۔ وہ انقرہ یونیورسٹی میں دینیات کی تعلیم دینے والی پہلی غیر مسلم خاتون تھیں۔ اسلام 'تصوف اور اقبال پر تحقیق و تنقید کے حوالے سے حکومتِ پاکستان نے انھیں ستارۂ امتیاز اور ہلالِ امتیاز عطا کیے۔ اسلامی ادب اور تصوف پر ان کی کئی کتب منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ ۲۶ جنوری ۲۰۰۳ء میں ان کا انتقال ہوا۔

این میری شمل صوفی ازم کے بارے میں لکھتی ہیں:

> "Sufism mystical Islamic belief and practice in which Muslims seek to find the truth of divine love and knowledge through direct personal experience of God. It consists of a variety of mystical paths that are designed to ascertain the nature of humanity and of God.''(1)

"My Soul is a Woman" پہلی بار جرمنی زبان میں منظرِ عام پر آئی۔ بعد ازاں اس کے انگریزی اور دیگر زبانوں میں تراجم کیے گئے۔ جس میں اس کائنات میں، دین اسلام میں خواتین کی حیثیت کے حوالے سے کئی اہم سوالات اٹھانے کے ساتھ ساتھ ان سوالات کے جواب تلاش کرنے کی بھی سعی کی گئی ہے۔ این میری شمل نے حقوقِ نسواں کے نام پر اسلام کے مخالفین کے پراپیگنڈا کی حقیقت بیان کی ہے۔ اس کتاب میں تصوف میں مسلمان خواتین کے کردار کو موضوع بنایا گیا ہے۔

> "As soon as I started this project,I realized how very much has yet to be done. Another interesting and challenging study,for example, would be to trace the role women have played in Islamic scholarship."(2)

اسلام میں خواتین کے کردار اور حقوقِ نسواں کے حوالے سے بہت سے مصنفین نے مسلم معاشرے پر قلم اٹھایا ہے تاہم یہ ایک الگ بات ہے کہ ان میں سے اکثریت اسلام کے تاریخی حقائق کے متعلق زیادہ معلومات نہیں رکھتی تھی۔ این میری شمل نے تصوف میں خواتین کے کردار کے حوالے سے بے شمار مقالے تحریر کیے۔ وہ لکھتی ہیں کہ قرآن پرہیزگار خواتین کے بارے میں بات کرتا ہے۔ ان خواتین کا تذکرہ یکساں طور پر نیک اور نفیس مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اور ان خواتین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اسی طرح مذہبی فرائض انجام دیں جیسے مرد انجام دیتے ہیں۔ قرآن میں صرف ایک منفی شخصیت کی حامل خاتون کا ذکر کیا گیا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے دشمن ابولہب کی بیوی ہے۔ اس کا مختصر ذکر سورۃ ایک سو گیارہ میں کیا گیا ہے اور اسے ایندھن کا گٹھا اٹھانے والی عورت کے نام سے پکارا گیا ہے جو اپنے گلے میں ریشے کا پٹا پہنتی ہے اور کافروں کی لعنت کی مثال کے طور پر کام کرتی ہے۔

شمل لکھتی ہیں کہ اسلام سے قبل کے حالات کے مقابلے میں قرآن میں عورت کو باعزت مقام و مرتبہ دیا گیا۔خواتین اپنی جائیداد کے بارے میں فیصلے کر سکتی ہیں۔انھیں پہلی بار وراثت میں شامل کیا گیا۔سورۃ النساکی آیت نمبر تین میں چار بیویاں رکھنے کی اجازت کے باوجود مسلمانوں میں تعدادِ ازدواج اتنی وسیع نہیں ہے جتنا کہ عام خیال کیا جاتا ہے۔عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کی ہدایت کی گئی ہے۔مرد اور بیوی کے درمیان گہرے رشتے کی وضاحت کی گئی ہے کہ عورت تمھارا لباس ہے اور تم عورت کا لباس ہو۔

این میری شمل مزید لکھتی ہیں:

> "We don't know how many of the later tales of Muhammad's ascetic piety are true and how many simply reflect the ideals of later mystical devotion. A number of his sayings about the importance of prayer، and mainly of the night vigils, seem to be authentic, and when his eyes slept his heart did not sleep, as his beloved young wife Aisha relates." (3)

قرآن نے صرف ایک عورت کا اس کے اصل نام سے ذکر کیا ہے۔حضرت عیسیٰ کی والدہ مریم۔جن کی اسلام میں بہت عزت کی جاتی ہے۔ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہونے والی پہلی خاتون ہوں گی۔این میری شمل لکھتی ہیں:

> "She is the silent, humble soul who would deserve special and extensive study .Although the Quran also speaks of a number of other female figures, some of them and others not mentioned in the Quran were invented by later exegetes or simply created by popular piety,"(4)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا اللہ کی طرف سے دنیا کی چیزیں (عورتیں اور خوشبو) میرے لیے محبوب قرار دی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے:

> "God has made dear to me from your world women and fragrance, and the joy of my eyes is in prayer."(5)

حضور ﷺ کے اس فرمان کے بعد اسلام کو ایسے مذہب کے طور پر پیش کرنا جو عورتوں کے بارے میں منفی رویہ رکھتا ہو' انتہائی نامناسب ہے۔اسلام میں عورت کے مقام کے تعین کے حوالے سے پیغمبر اسلام کی پہلی بیوی حضرت خدیجہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔وہ ایک بیوہ تاجر خاتون تھیں جنھوں نے اپنے سے کم عمر کارکن حضرت محمد ﷺ کو شادی کی پیشکش کی اور بعد میں ان کے بچوں کی ماں بنیں۔انھوں نے وحی کے بعد آپ ﷺ کو تسلی دی اور آپ ﷺ کی حمایت کی۔یہ مثال انیسویں اور بیسویں صدی میں ہندوستان میں بیواؤں کی دوبارہ شادی کے حق میں ایک اہم دلیل بن گئی۔نبی پاک ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں۔زمانۂ جاہلیت کی طرح اب عرب لڑکیوں کو زندہ دفن نہیں کرتے تھے۔

"Three of Muhammad's four daughters died during his lifetime:Zainab,Ruqayya and Umm Kulthum."(6)

اسلام کی اہم خواتین احادیث اور سنت کو آگے پہنچانے کا فریضہ انجام دیتی تھیں (ان خواتین میں حضرت عائشہ نہایت اہم اور بلند مقام و مرتبہ کی حامل ہیں)۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں خواتین ان سے علم الٰہیات کے بار میں سوالات کرتی تھیں اس لیے ان کی وفات کے بعد اس حوالے سے مردوں کی طرح خواتین کے ناموں کا سامنے آنا کوئی حیرت انگیز امر نہیں ہے۔ پیغمبرِ اسلام کی سب سے چھوٹی بیٹی فاطمہ اپنے والد کے بعد چند ماہ تک زندہ رہیں۔ ان کی شادی حضرت علی سے ہوئی تھی جن سے ان کے دو بیٹے حسن اور حسین تھے جو حضرت محمد ﷺ کے لاڈلے نواسے تھے۔ فطری طور پر پہلی عورت حوا ہے جو روایت کے مطابق آدم کی پسلی سے پیدا کی گئی ۔ قرآن نے کہیں بھی حوا کو جنت سے نکلنے کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ اللہ نے آدم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مَیں نے آپ کے لیے اپنی رحمت حوا میں جمع کر دی اور نیک بیوی سے بڑھ کر کوئی دوسری نعمت نہیں ہے۔

روایت کے مطابق حضرت ابراہیم کی بیوی حضرت ہاجرہ نے صفا و مروہ کی زیارتی پہاڑیوں پر اپنے بیٹے اسماعیل کے لیے پانی تلاش کرنے کی غرض سے چکر لگائے اور آخر کار ساتویں چکر پر زم زم کا چشمہ پھوٹ پڑا۔

مشہور روایت کے مطابق نمرود کی بیٹی کی شخصیت بھی اہم ہے۔ نمرود وہ ظالم ہے جس نے ابراہیم کو جلتی ہوئی آگ پر پھینکا تھا۔ اس لڑکی نے ابراہیم کے ایمان سے متاثر ہو کر خود کو بھی آگ میں جھونک دیا مگر شعلے اسے چھو نہ سکے:

"Another figure in popular tradition is the daughter of Nimrud, the tyrant who had Abraham tossed onto a burning funeral pyre. The story maintains that this girl, inspired by Abraham's faith, threw herself into the fire as well and like him, remained untouched by the flame."(7)

موسیٰ کو بچانے والی فرعون کی بیوی کا نام مفسرین نے آسیہ لکھا ہے۔ وہ جلد ہی دین دار عورت کی مثال کے طور پر پیش کی جانے لگی کیونکہ اس نے اپنے شوہر کی تدابیر کے باوجود مستقبل کے نبی کو اٹھا کر بچایا اور جنت میں اپنی جگہ بنالی۔ بعض حلقے اس عورت کی از حد تعظیم کرتے ہیں۔

قرآن میں ایک اور عورت کا ذکر ہے جو صبا (شیبا) کی ملکہ ہے روایت اسے بلقیس کے نام سے جانتی ہے۔ قرآن کی سورۃ ستائیس بتاتی ہے کہ کس طرح اسے ہدہد نے دریافت کیا۔ اس نے سلیمان کی حق پر مبنی تعلیمات کو قبول کرنے اور ان کی بیوی بننے کے لیے سلیمان کو تین پہیلیوں کے ذریعے چیلنج کیا تھا۔ جنھیں انھوں نے فطری طور پر بغیر کسی مشکل کے حل کر لیا تھا۔ وہ ان کے محل میں شیشے کے فرش پر یہ سوچ کر دھوکہ کھا گئی تھی کہ وہ پانی پر چل رہی ہے اور اس نے اپنی سکرٹ باندھ لی۔ حضرت سلیمان پر فوری طور واضح ہو گیا کہ وہ ایک جن کی بیٹی ہے جو عورت کی طرح عام انسانی جسم رکھتی ہے بعد کے ادب میں بیشتر مقامات پر ایک امیر اور ذہین حکمران کے طور پر بلقیس کا

ذکر ملتا ہے اور اکثر قصیدہ نگاروں نے بھی اس کی تعریف کی ہے۔ بلقیس کا تخت اور اس طاقت ور ملکہ کے تذکرے یہاں وہاں گیتوں اور اشعار کے ساتھ ساتھ اسلامی دنیا کے بیانات میں بھی نظر آتے ہیں۔

Now, as Bilqis set forth with heart and soul,
She ruled the days of old,
She abandoned both wealth and kingdom
As lovers forget honor and glory(8)

جب محبت انسان کے وجود پر غالب آجاتی ہے تو پہلے قیمتی نظر آنے والی چیزیں اچانک ناگوار لگتی ہیں:

"Even though some never appreciated or even accepted women in the department of Sufism. some of male mystics fully realize the positive aspects of womanhood regarding Sufism. Some of the Quranic verses and stories serve the beautiful and pure representation of love and Religion by women. One of the most famous example is the wife of Potiphar who lost herself completely in the love of Joseph and this true essence of love made her close to Allah Almighty,''(9)

اسلامی روایت میں زلیخا محبت کے جنون میں مبتلا عورت ہے جو اپنے محبوب یوسف کو حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کر گزرنے کو تیار ہے۔یوسف ایک ایسی خوبصورت شخصیت تھی جسے وہ بے حد اشتیاق سے دیکھتی تھی۔محبت ایک ایسے سمندر کی طرح ہے جس کے سامنے جنت ایک جھاگ کے مانند ہے جیسے یوسف کے لیے زلیخا کی محبت۔۔۔۔زلیخا جو ابتدا میں غیر اہم تھی آخر کار سب کی توجہ کا مرکز بن گئی:

"Love suddenly tossed the harvest to the wind, Ever since my heart first became acquainted with the grief of my friend"(10)

زلیخا یوسف کو بہکانے ک لیے وہ سب کچھ کرتی ہے جس کے بارے میں وہ سوچ سکتی ہے۔زلیخا بھی حضرت یعقوب کی طرح مسلسل رونے سے اندھی ہو جاتی ہے اور حضرت یوسف کی خوشبو کے لیے تڑپتی ہے۔اسے حضرت یوسف کے خیال نے زندہ رکھا ہوا تھا ۔یوسف کا نام اس کی رگوں میں لہو کی طرح بہتا تھا۔یہ تصور ابتدائی تصوف میں پہلے ہی استعمال کیا جا چکا تھا جہاں یہ بتانا مقصود تھا کہ حادثاتی طور پر زخمی ہونے کے بعد ایک صوفی کا خون خاک میں لفظ "اللہ": لکھتا رہا۔

فرید الدین عطار جو صوفی شعرا کی اگلی نسل سے تعلق رکھتے ہیں اپنے "الٰہی نامہ" میں ڈرامائی طور پر متحرک منظر میں اس تجدید کو بیان کرتے ہیں۔یوسف سے زیادہ یوسف کے بارے میں فکر مند، محبت کرنے والی زلیخا انسانی روح کی علامت کے طور پر ظاہر ہوتی ہے ۔نفس امارہ جسے قرآن میں برائی کی طرف اکسانے والا کہا گیا ہے لیکن جو مسلسل باطنی جدوجہد سے پاک ہو جاتی ہے اور آخر کار اپنے حاکم

کے پاس پر سکون روح کی صورت میں لوٹ جاتی ہے۔ مسلمان خواتین کو درپیش مسائل کے ادراک کے لیے خواتین کی ادبی سرگرمیوں کا مطالعہ اور ان پر غور و فکر بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ مسلمان شاعرات کی فہرست تیار کی جائے تو اس میں ایک اہم نام مغل شہزادی زیب النسا کا ہے۔ باقی خواتین کے نمونہء کلام کے لیے فخری کی "جواہر العجائب" خاصی اہم ہے۔ اس فہرست سے اندازہ ہو گا کہ مسلم خواتین نے ادب کے میدان میں نہایت خوبی سے اپنا کردار ادا کیا ہے اور دیانت داری سے اپنی ذمہ داریاں نبھائی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس کو انسان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا اور فرمایا کہ اس کے خلاف جدوجہد سب سے بڑا جہاد ہے۔ نفس کی مختلف صفات نے صوفیائے کرام کی نظری تحریک کے ارتقا کے سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ نفس اپنے مکمل مفہوم میں انسان کی بنیادی جبلت اور اس کی منفی خصوصیات کی نشان دہی کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ نفس کے حوالے سے بے شمار تمثیلیں موجود ہیں۔ نفس کے مختلف پہلوؤں کو عورت کی صورت میں سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ نسائی عنصر عقل کے ماتحت ہے اور اس کے ذریعے نفس کو بہت سی دلیلوں سے ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

مثنوی مولانا روم میں گھریلو جھگڑوں کی حقیقت پسندانہ وضاحتیں ملتی ہیں۔ اس میں ایک نرم دل ماں یہ موقف اختیار کرتی ہے کہ بچے کو سکول نہیں بھیجنا چاہیے بلکہ اس کی گھر میں ہی دیکھ بھال اور تربیت کرنی چاہیے۔ جبکہ باپ اپنے بیٹے کو اچھی تعلیم کے لیے سکول بھجوانا چاہتا ہے تا کہ وہ سختیاں جھیل کے دنیا کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکے۔ اس گفتگو میں نفسِ لوّاما کا مرحلہ بھی آتا ہے جس میں خود کو ملامت کرنے والی روح آہستہ آہستہ شوہر کی مرضی کے تابع ہو جاتی ہے۔ مثنوی کی پہلی کہانی محبت کا شکار ایک لونڈی کے بارے میں ہے جس کا کردار طبیب (جو عقل کا نمائندہ ہے) اس لڑکی کا علاج کرتا ہے۔ یہ بیمار لڑکی ایک ستار سے محبت کرتی ہے (جو مادیت پرستی کی علامت ہے)۔ طبیب اس لڑکی کو محبت جیسی نامعقول چیز سے خراب ہوتے دیکھتا ہے اور اس کے علاج کی کوشش کرتا ہے اور آخر کار اس لڑکی سے منہ موڑ کر اپنے اصل مقصد (بادشاہ کی خدمت) کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ نفس کا استعارہ عورت کی صلاحیت کا اظہار یہ ہے جہاں وہ اپنی ابتدائی سطح پر ایک معمولی شخصیت جبکہ ارتقائی صورت میں کمال کے اعلیٰ ترین درجے پر نظر آتی ہے۔ "خدا کا آدمی" کا مفہوم یہی ہے کہ وہ پر سکون طریقے سے اپنے مقصد تک پہنچ سکتی ہے۔ خدا کے مردوں کی طرف سے عورت کو حقیر سے حقیر تر سمجھا گیا۔ دنیا میں جدوجہد کے لیے مقصد سے خاص دلچسپی بہت ضروری ہے۔

مریض کی محبت میں اس کے عجیب و غریب خیالات کو برداشت کرنا خود کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے۔ موجود سے انکار کے طور پر عورت سے شادی کو سزا قرار دیا گیا اور اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کرنے کی خاطر مردوں کو اپنی بیویوں کو چھوڑنے کی تلقین کی گئی۔ بیویوں کے بارے میں منفی تبصروں کے بیچ صوفی شاعر میر درد کا یہ بیان کہ مَیں اپنی بیوی اور بچوں سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔ خدا جانتا ہے کہ یہ میری انسانی جبلت ہے یا رحمٰن کی طرف سے دل میں خدا کی حاکمیت کی عکاسی ہے۔۔۔۔ بہت تازگی بخش ہے۔

صوفیا کے ایک بڑے گروہ نے خدا کی قربت کے لیے عورت سے نفرت کو لازمی قرار دیا جو نہایت عجیب مفروضہ ہے اور قبل از اسلام کے زمانہ جاہلیت کی عکاسی کرتا ہے۔ عورت کو عقل اور مذہب میں نامکمل قرار دیتے ہوئے کہانیوں میں اس کی ایسی تصویر کشی کی گئی

جو اس کے منفی روپ کو اجاگر کرے۔ کیا خدا عورتوں کی دعائیں نہیں سنتا؟ ایسے خیالات جو عورت کو کم تر اور منفی خصوصیات کا حامل دیکھتے ہیں وہ خدا کے راستے پر صحیح معنوں میں چلنے والے نہیں ہیں۔ ایسے افراد نے رب کی تلاش کو مرد اور دنیا کی تلاش کو عورت سے مشروط کر دیا تھا۔

حضرت رابعہ بصری کا عظیم تقویٰ اور اعلیٰ روحانی اوصاف کسی کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ۔ حضرت نظام الدین اولیا نے درویشوں کو مشورہ دیا کہ وہ اولیا سے شفاعت کے خواہاں ہیں تو سب سے پہلے بزرگ خواتین کی طرف رجوع کریں کیونکہ وہ بہت کم ہیں۔ ابنِ عربی نے "فتوحات مکیہ" میں لکھا ہے کہ جو کچھ ہم نے مردوں کے نام پر کہا ہے وہ عورتوں پر بھی لاگو ہوتا ہے کیونکہ درحقیقت ایک عورت صوفیانہ راستے کے استاد کی حیثیت سے کام کر سکتی ہے۔ جامی نے رابعہ کو جنسی تضاد کے امتیاز سے ماورا قرار دیا۔ نسائی جنس کے لیے سورج کو کوئی شرم نہیں اور نہ مردانہ جنس کو چاند پر کوئی اعزاز ہے۔ جب تمام مظاہرِ کائنات مرد و خواتین کے لیے یکساں مہربان ہیں تو مردوں کو بھی خواتین کی صلاحیتوں کے حوالے سے غلط فہمیوں سے گریز کرتے ہوئے مذہب میں ان کی اہمیت اور اعلیٰ کردار کو تسلیم کرنا چاہیے۔

تصوف اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے جو بندے کو اللہ کا قرب اور زندگی کا حقیقی مفہوم عطا کرتی ہے۔ این میری شمل نے اسلام میں تصوف اور اس تصوف میں خواتین کے کردار کے حوالے سے تفصیل بیان کی ہے۔ چند ایک صوفیا کو چھوڑ کر صوفیائے کرام کی اکثریت نے اسلامی تصوف میں خواتین کے اہم کردار کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ اس حوالے سے مرد اور خواتین صوفیائے کرام کو یکساں اہمیت دی ہے۔

حوالہ جات

1.Annemarie Schimmel, *Sufism, ahl al-haqiqah*, Britannica.com, March30,2023, 8.a.m.
2. Annemarie Schimmel, *My Soul is a Woman*, London: Continuum,1997, P. 10.
3. Annemarie Schimmel, *Mystical Dimensions of Islam*, North Carolina, The University of North Carolina Press,2011, P. 27
4. Annemarie Schimmel, *My Soul is a Woman*, London: Continuum,1997, P. 55
5. Annemarie Schimmel, *My Soul is a Woman*, P. 26
6. Annemarie Schimmel, *My Soul is a Woman*, P. 29
7. Annemarie Schimmel, *My Soul is a Woman*, P. 58.
8. Annemarie Schimmel, *My Soul is a Woman*, P. 60
9. Dr. Humaira Khalil, *Analytical study of the Feminine Element of Sufism in light of Annemarie Schimmel's ''Mystic Dimensions of Islam''*, journal of positive school psychology2022,vol6, no 10,702-710, P. 707
10. Annemarie Schimmel, *My Soul is a Woman, P*. 6